السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک شخص نے بوجہ بیماری کے اپنی بیوی کا دودھ چوس کرپیا۔ اب اس دودھ پینے سے وہ عورت اس مرد کی بی بی سابق دستور رہے گی یا حرام ہوجائے گی یا کفارہ لازم آئے گا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ (یوسف: ۴۰) ''فرمانروائی صرف اللہ تعالی ہی کی ہے۔''

دودھ پینا جس سے رضاعت وحرمت ثابت ہوتی ہے، وہ دو برس کی سن تک ہے۔ قرآن شریف میں ہے:

وَالوٰلِدٰتُ يُرضِعنَ أَولـٰدَهُنَّ حَولَينِ كامِلَينِ ۖ لِمَن أَرادَ أَن يُتِمَّ الرَّضاعَةَ ... ۲۳۳ ... البقرة

''اور مائیں اپنی اولاد کو دو سال کامل دودھ پلائیں، جن کا ارادہ دودھ پلانے کی مدت بالکل پوری کرنے کا ہو۔''

اور حنفی مذہب میں ڈھائی برس تک ہے۔ پس صورت مذکورہ بالا میں وہ عورت اپنے شوہر پر حرام نہیں ہوئی بلکہ بدستور سابق حلال ہے۔ اور اس قسم کے واقعات صحابہ رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں بھی ہوئے ہیں۔

''أخرج مالك في الموطأ عن عبدالله بن دينار أنه قال: جاء رجل إلى عبدالله بن عمر، وأنا معه عند دار القضاء، يسأله عن رضاعة الكبير، فقال عبدالله بن عمر: جاء رجل إلى عمر بن الخطاب فقال: إني كانت لي وليدة، وكنت أطأها فعمدت امرأتي إليها فأرضعتها فدخلت عليها، فقال: دونك! فقد والله أرضعتها، فقال عمر: أوجعها، وأت جاريتك فإنما الرضاعة رضاعة الصغير۔'' رواہ مالک (موطا الامام مالک ۲/۶۰۶)

''یعنی ایک شخص عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بڑی عمر میں رضاعت کے متعلق پوچھنے آیا تو انھوں نے کہا کہ ایک شخص عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ میری ایک لونڈی تھی، اس سے ہم صحبت کرتے تھے۔ میری بی بی نے قصداً اس کو دودھ پلادیا۔ جب ہم اس لونڈی کے پاس جانے لگے تو میری بی بی نے کہا: سن لے اللہ تعالیٰ کی قسم ہم نے اس کو دودھ پلادیا۔ جب ہم اس لونڈی کے پاس جانے لگے تو میری بی بی نے کہا: سن لے اللہ تعالیٰ کی قسم ہم نے اس کو دودھ پلادیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اپنی بی بی کو سزا دو اور اپنی لونڈی سے صحبت کرو۔ کیونکہ رضاعت چھوٹے پن میں ہوتی ہے نہ کہ جوانی میں۔''

اور بھی موطا امام مالک میں ہے:

عن يحيى بن سعيد أن رجلا سأل أبا موسى الأشعري فقال: إني مصصت عن امرأتي ثديها لبنا، فذهب في بطني، فقال أبو موسى الأشعري: لا أراها إلا قد حرمت عليك، فقال عبدالله بن مسعود: انظر ما تفتي به الرجل؟ فقال أبو موسىٰ: فما تقول أنت؟ فقال عبدالله بن مسعود: لا رضاعة إلا ما كان في الحولين۔ فقال أبو موسى: لا تسألوني عن شيء ما كان هذا الحبر بين أظهركم (رواہ مالک)۔ (موطا الامام مالک ۲/۶۰۷)

یعنی ایک شخص نے ابو موسیٰ اشعری سے کہا: میں اپنی عورت کا دودھ چھاتی سے چوس رہا تھا، وہ دودھ میرے پیٹ میں چلا گیا۔ ابو موسیٰ اشعری نے کہا: میرے نزدیک وہ عورت تجھ پر حرام ہوگئی۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: دیکھو اس کو کیا مسئلہ بتاتے ہو؟ ابو موسیٰ اشعری نے کہا: اچھا آپ کیا کہتے ہیں؟ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: رضاعت وہ ہے جو دو برس کے اندر ہو۔ تب ابو موسیٰ نے کہا کہ ہم سے کچھ مت پوچھا کرو، جب تک یہ عالم تم میں موجود ہے۔

پس اس مرد بیمار پر کسی قسم کا کفارہ لازم نہیں ہے اور بی بی اس کی حلال مثل سابق کے ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ مقالات، وفتاویٰ